السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟ بعض لوگ تحت السرۃ والی روایت پیش کر کے کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے چاہییں، جب کہ دوری احادیث میں نبی ﷺ کا معمول علی الصدر، یعنی سینے پر ہاتھ باندھنا مذکور ہے۔ اس مسئلے کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کر کے شکرگزار فرمائیں۔ (سائل: شفیق الرحمٰن شاکر سیالکوٹ)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں مستند احادیث کی رو سے صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سینے پر ہاتھ باندھتے تھے۔ احادیث درج ذیل ہیں:

(عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: «صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ» (اخرجہ ابن خزیمة فی صحیحہ، بلوغ المرام: ص ۲۹۔ نووی: ص ۱۷۳، تحفة الاحوذی: ص ۲۱۵ ج ۱

''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر اپنے سینے پر رکھا۔''

اس حدیث کو علامہ ابن سید الناسؒ، شیخ محمد قائم سندھی حنفیؒ، محقق ابن امیر الحاج حنفی صاحب بحر الرائق اور علامہ محمد حیات سندھی حنفی نے صحیح کہا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اور امام شوکانی نے بھی اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: فتح الغفور اور تحفة الاحوذی۔

۔ عن ہلب الطائی قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَرَأَيْتُهُ، قَالَ، يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ» وَصَفَّ يَحْيَى: الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمِفْصَلِ۔ (رواہ احمد فی مسندہ ورواۃ ہذا الحدیث کلہم ثقات ۲ واسنادہ متصل، تحفة الاحوذی: ج ۱ ص ۲۱۶، نیل الاوطار: ص ۲۰۸ ج ۲)

''جناب ہلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ سلام کے بعد دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب سے نمازیوں کی طرف رخ موڑتے، نیز میں نے دیکھا کہ آپ بائیں ہاتھ کے جوڑ کے اوپر دایاں ہاتھ رکھتے اور سینے پر ہاتھ باندھتے۔

(۔ ((عَنْ طَاؤس قال کان النبی ﷺ يَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلىٰ يَدِهِ الْيُسْرىٰ ثُمَّ يشد بِهِمَا علی صدرہ وھوفی الصلوۃ)) (مراسیل ابی داوٗد: ص ۳۶

یعنی رسول اللہ ﷺ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر باندھا کرتے تھے۔ یہ حدیث: اگرچہ مرسل ہے، تاہم امام مالکؒ اور امام ابوحنفیہ کے نزدیک مرسل حجت ہوتی ہے۔

ان تینوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے چاہییں۔ رہی وہ روایتیں جن میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ذکر ملتا ہے، جیسا کہ جناب سائل نے لکھا ہے تو گزارش ہے کہ اس قسم کی جو دو ایک روایتیں ہیں وہ سنداً مخدوش ہیں۔ مثلاً

((عن وائل بن حجر قال رأیت النبی ﷺ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلىٰ شِمَالِهِ تَحْتَ السرۃ ۱ ۔ ((

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ناف کے نیچے ہاتھ باندھے تھے۔''

یہ سند کے لحاظ سے اگرچہ صحیح ہے، تاہم متن کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح نہیں۔ یہ روایت دراصل مصنف ابن ابی شیبہ کی ہے اور اس حدیث کے نیچے ابراہیم نخعی کا قول ہے جس میں تحت السرہ کا جملہ موجود ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے غلطی کے اس صحیح سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کا یہ جملہ ملا دیا ہے۔ ورنہ یہ جملہ وائل کی حدیث میں موجود نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ماہرین علم حدیث اور قائلین مذہب نے بھی اس حدیث سے استدلال نہیں کیا، جن میں حافظ ابن حجرؒ اور حافظ ابو عمرو بن عبدالبر کے علاوہ حافظ بدرالدین عینی حنفی شارح بخاری ابن کمانی حنفی شیخ محمد فاخر الہ آبادی شیخ محمد حیات سندھی حنفی اور ابن امیر الحاج حنفی وغیرہ افاضل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی خاص قابل غور ہے کہ مسند احمد میں یہ حدیث بالکل اسی سند کے ساتھ مروی ہے مگر اس میں تحت السرہ کا جملہ موجود نہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اس حدیث میں جملہ (تحت السرہ) محفوظ نہیں ہے، لہٰذا اس سے استدلال صحیح نہیں۔

(۔ ((عن علی رضی اللہ عنہ قال اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصلوۃ وَضْعُ الْأَكُفِّ علی الاکف تحت السُرَّة)) (رواہ أحمد وابوداوٗد، نیل الاوطار: ص ۲۱۰ ج ۲۲

یعنی نماز میں سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جائیں۔

لیکن یہ روایت اس لیے قابل استدلال نہیں ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی ہے اور وہ سخت ضعیف ہے جیسا کہ حافظ زیلعی نصب الرایہ میں لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل اور ابو حاتم نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے۔ امام یحیی بن معین نے اسے لیس بشی قرار دیا ہے۔

امام بخاری نے فیہ نظر اور بیہقی نے متروک کہا ہے۔ امام نووی نے اسے بالاتفاق ضعیف کہا ہے:

(ھو حدیث متفق علی تضعیفہ فان عبدالرحمان بن اسحاق ضعیف بالتفاق (نووی: ص ٣، ج ١۔ تحفۃ الاحوذی: ص ٢١٥ ج ١

لہٰذا یہ حدیث بھی قابل استدلال نہیں ہے۔

دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رض سے مروی بتائی جاتی ہے جس میں اَخذ الاکف علی الاکف تحت السرۃ کے الفاظ ملتے ہیں، جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے مگر یہ حدیث بھی اسی عبدالرحمان بن اسحاق واسطی سے مروی ہے جو کہ سخت ضعیف ہے۔

حدیث نمبر ٣: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(ثلث من اخلاق النبوۃ تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ تحت السرۃ)) (ذکرہ ابن حزم فی المحلی تعلیقا))

"امور نبوت میں تین باتیں بھی شامل ہیں۔ (١) روزہ جلد افطار کرنا (٢) دیر سے سحری کھانا (٣) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔"

(مگر اس حدیث کو ہمارے حنفی بھائی اپنی کتابوں میں ضرور ذکر کرتے ہیں: مگر اس کی سند بیان نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں اس حدیث میں استدلال کرنا محض دل بہلاوہ ہے اور بس۔ ملاحظہ ہو (تحفۃ الاحوذی ص ٢١٥ ج ١

بہرحال مسنون صرف یہ ہے کہ نماز میں سینہ کے اوپر ہاتھ باندھے جائیں، ناف کے اوپر یا ناف کے نیچے کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ اسی طرح جو لوگ سر سے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کے قائل ہیں وہ بھی صحیح نہیں۔ بہرحال ہمارے نزدیک صحیح صرف یہ ہے کہ سینہ کے اوپر ہاتھ باندھے جائیں: جیسا کہ احادیث صحیحہ آپ کے سامنے ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم۔

## نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا

یاد رہے ان دو بزرگوں کا جنھوں نے نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی سنت کا مذاق اڑایا اور اس کو ہدف تنقید بنایا اور فقہ حنفی سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی فقہ میں جو مسائل ہیں جن کے متعلق مشہور کر رکھا ہے یہ کتاب وسنت کا عطر و نچوڑ ہیں لیکن اس میں بعض ایسے مسائل ہیں جن کا کتاب وسنت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

اب وہ روایات نقل کی جاتی ہے جو نماز کی حالت قیام میں قبل از رکوع سینہ پر ہاتھ باندھنے کے ثبوت میں ہیں۔

## :۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے صحیح ابن خزیمہ کی روایت ١

(عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: «صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ» (صحیح ابن خزیمۃ: صفحہ ٢٤٣ جلد ١

"وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے (قیام کی حالت میں قبل از رکوع) اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا (باندھا)۔"

صحیح ابن خزیمہ کی یہ روایت مفسر قرآن شیخ الحدیث امام ابو محمد عبدالستار محدث دہلویؒ نے بخاری کی شرح نصرۃ الباری (ص ١٦٣پ ٣) میں، امام نووی نے شرح مسلم میں (ص ٣، ١٧، ٢١٥ ج ١) شارح حدیث شیخ الحدیث علامہ ابو محمد عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں (ص ٢١٣، ٢١٥ ج ١) محدث شہیر ابو طیب شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود شرح ابو داؤد میں (ص ٢٧٦ ج ١) مولانا محمد عطاء اللہ حنفی بھوجیانیؒ نے التعلیقات السلفیہ علی النسائی میں (ص ١٠٥ ج ١) م ولان محمد تھانوی نے حاشیہ نسائی میں (ص ١٣١، ج ١ مطبوعہ کراچی) محمد بن عبداللہ علوی نے مفتاح الحاجہ شرح ابن ماجہ میں (ص ١٥٩) التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی (ص ٢٨٥، ج ١) نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار (ص ١٩٥، جلد ٢) مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح (طبع جیدی سرگودھا ص ٦٠، ج ١) مشکوۃ شریف مترجم ترجمہ از مولانا شیخ الحدیث محمد سماعیل سلفی (حاشیہ صفحہ ٥٢٧ جلد ١) تلخیص الجبیر (ص ٢٢٤، جلد ١) بلوغ المرام مع سبل السلام (مطبوعہ ریاض، ص ٣٩٣، جلد ١) دین الحق (ص ٢١٢) میں بھی ہے۔ یاد رہے: غزنوی ترجمہ کے مولف اور مولانا شیخ الحدیث محمد اسماعیل سلفی اس روایت کے متعلق علامہ ابن حجر کی رائے اس طرح نقل کرتے ہیں: علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

## :مسند احمد کی روایت

مسند احمد میں قبیصہ بن ہلب کی روایت اس طرح ہے:

(عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَرَأَيْتُهُ، قَالَ، يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ)) (مسند احمد مطبوعہ گوجرانوالہ ص ٢١٤ ج ٥))

"قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو (نماز سے سلام پھیرنے کے بعد) کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف پھرتے دیکھا اور (نماز میں قیام کی حالت میں قبل از رکوع) میں نے آپ ﷺ کو سینہ پر ہاتھ باندھتے دیکھا۔"

مسند احمد کی یہ روایت تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (ص ٢١٦، جلد ١) عون المعبود شرح ابو داؤد (ص ٢٧٦، جلد ١) التعلیقات السلفیہ علی النسائی (ص ١٠٥، ج ١) التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی (ص ٢٨٥ جلد ١) حاشیہ مشکوۃ شریف

مترجم غزنوی ترجمہ ص ۴، ج ا) ودین الحق فی تنقید جاء الحق (ص ۲۱۷) میں بھی ہے۔

## :۔ بیہقی کی وائل بن حجرؓ کی روایت ۳

باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ من السنۃ۔ باب نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنا سنت ہے۔ غور فرمائیں کہ امام بیہقیؒ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں باقاعدہ باب باندھا ہے۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ کی جو روایت ہے وہ اس طرح ہے:

(عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: حَضَرتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إذَا أو حِینَ نَھَضَ إلَی المَسجِدِ فَدَخَلَ المِحرَابَ، ثُمَّ رَفَعَ یَدَیہِ بِالتَّکبِیرِ، ثُمَّ وَضَعَ یَمِینَہُ عَلَی یُسرَاہُ عَلَی صَدرِہِ)) (بیہقی: ص ۳۰ ج ۲))

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا (جب کے لیے اذا یا حین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے) جب آپ ﷺ مسجد کی طرف کھڑے ہوئے تو آپ محراب میں داخل ہوئے (نماز شروع کی تو) ''آپ ﷺ نے تکبیر (اولیٰ) کے ساتھ دونوں ہاتھ بلند کئے، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے پر باندھا۔''

بیہقی کی یہ روایت التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی (ص ۲۸۵، ج ۱) میں بھی ذکر کی گئی ہے۔

## :۔ بیہقی کی دوسری روایت بالفاظ دیگر ۴

(عن وائل انہ رأی النبی ﷺ وضع یمینہ علی شمالہ ثم وضعھما علی صدرہ)) (بیہقی: ص ۳۰، ج ۲))

''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو (نماز میں قیام کی حالت میں) دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، پھر ان دونوں کو اپنے سینے پر باندھا۔''

بیہقی کی یہ روایت التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی (ص ۲۸۵، ج ۱) میں مذکور ہے۔

## :۔ مسند بزار کی روایت ۵

مسند بزار کی جو روایت تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ہے، وہ اس طرح ہے: عند صدرہ (تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی: ۲۱۶، ۲جلد ۱) صفحہ ۱۴ سینے کے پاس (یعنی سینے پر) ہاتھ باندھتے تھے۔ مسند بزار کی یہ روایت نصرۃ الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری صفحہ ۱۲۳ پ ۳ اور التعلیقات السلفیہ علی النسائی (ص ۱۰۵) میں بھی ہے۔

## :۔ مراسیل ابوداوٗد کی روایت ۶

(عَن طَاوٗس قال کان النبی ﷺ یَضَعُ یَدَہُ الیُمنَی عَلیٰ یدہِ الیُسریٰ ثم یشد بھما علی صدرہ وھو فی الصلوۃ)) (عون المعبود شرح أبی داوٗد وحاشیہ صفحہ ۲۷۵ جلد ۱ ومراسیل أبی داوٗد صفحہ ۶ مطبوعہ کراچی))

''طاوٗس نے روایت کی کی رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے اور (قیام کی حالت میں) پھر ان کو اپنے سینے پر باندھتے نماز میں۔''

مراسیل کی یہ روایت تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (ص ۲۱۶، جلد ۱) التعلیقات السلفیہ علی النسائی (ص ۱۰۵ جلد ۱) مفتاح الحاجہ شرح ترمذی (ص ۵۹) نیل الاوطار (ص ۱۹۵، ج ۲) دین الحق فی تنقید جاء الحق (ص ۲۱۸) میں بھی ہے۔

## صحابہ کے آثار:

بیہقی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر اس طرح ہے:

(قال ان علیا رضی اللہ عنہ قال فی ھذہ الایۃ فصل لربک وانحر قال وضع یدہ الیمنی علی وسط یدہ الیسری ثُمَّ وَضَعَھُمَا عَلَی صَدرِہِ)) (بیہقی: صفحہ ۳۰، جلد ۲ باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ من السنۃ۔))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت (فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانحَر) کی تفسیر میں فرمایا کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے ت درمیان (یعنی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر) رکھ کر سینے پر باندھا۔''

بیہقی کا حضرت علی رضؓ کا یہ اثر تفسیر ابن جریر طبری (ص ۲۱۰، پارہ ۳۰، جلد ۱۲) احکام القرآن للجصاص حنفی (ص ۱۹، جلد ۳) حاشیہ مشکوۃ شریف مترجم غزنوی (ترجمہ صفحہ ۴، ۱) تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (ص ۲۱۵، جلد ۱) التعلیقات السلفیہ علی النسائی (صفحہ ۱۰۵ جلد نمبر ۱) میں بھی ہے۔

## حضرت انس کا اثر:

(عَن أنَس رضی اللہ عنہ مِثلہ۔ (بیہقی: صفحہ ۳۱، ۳۰ ج ۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول اس جیسا (یعنی کہ حضرت علی رضؓ کے قول جیسا) ہے فصل لربک وانحر کی تفسیر میں۔

### حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بیہقی میں اس طرح مروی ہے:

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ} [الکوثر: 2] قَالَ: "وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّحْرِ)) (بیہقی: ص ۳۱ ج ۲))

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (فصل لربک وانحر) کی تفسیر میں مروی ہے کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر نحر کے پاس (یعنی سینے پر) دونوں ہاتھ باندھے۔''

بیہقی کا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اثر نیل الاوطار (ص ۱۹۵، ج ۲) میں بھی ہے۔

### مولانا مودودی:

مولانا مودودی اس آیت فصل لربک کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(اسی طرح وانحر یعنی نحر کرو سے مراد بعض جلیل القدر بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ نماز میں بائیں ہاتھ پر دایاں رکھ کر اپنے سینے پر باندھنا ہے: الخ (تفہیم القرآن: ص ۴۹۶ جلد ۲

مزید کچھ کتب کے حوالے دیئے جاتے ہیں ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کتب میں بھی یہ مضمون کسی میں تو کافی تفصیل اور کسی میں بالکل مختصر ہے بہر حال فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ کتب مندرجہ ذیل ہیں۔ حاشیہ مشکوۃ شریف مترجم (ص ۳۵۳، ۳۵۲ ج ۱) بلوغ المرام مترجم از مولانا عبدالتواب ملتانی (حاشیہ صفحہ ۱۱۴، جلد ۱) اتحاف الکرام اردو شرح بلوغ المرام از مولانا صفی الرحمن صاحب مبارکپوری (ص ۱۹۱، جلد ۱) فتاویٰ نذیریہ (ص ۴۵ ج ۱) از سید نذیر حسین دہلوی) فتاویٰ اہل حدیث از حضرت العلام حافظ عبداللہ روپڑی (ص ۴۶۱ (فتاویٰ علمائے اہلحدیث (س ۹۱ تا ۹۵، ج ۳۔ مرتبہ مولانا علی محمد سعیدی) فتاویٰ برکاتیہ (ص ۱۳۸ از علامہ ابوالبرکات احمد) مکمل نماز از مولانا عبدالوہاب محدث دہلوی (حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۱۵) تعلیم الصلوۃ (ص ۱۰۳، ۲۶ از حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ روپڑی) اہلحدیث کے امتیازی مسائل (ص ۷۷) راہ سنت (ص ۱۰۰ از حضرت مولانا ابو السلام محمد صدیق) صلوۃ الرسول مع تخریج تسہیل الوصول (ص ۱۹۹ تا ۲۰۳ از مولانا محمد صادق سیالکوٹی) اہلحدیث کا مذہب (صفحہ ۷۲ از مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ) صلوۃ المصطفی (ص ۲۵۳ از شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز) نماز کے مسائل (ص ۷۳، محمد اقبال (کیلانی صاحب) صلوۃ النبی (ص ۱۴۳ از مختار احمد ندوی)، حدیث نماز (ص ۱۵۳ از مولانا حافظ عبدالمتین صاحب جوناگڑھی) نماز نبوی (ص ۱۴۴ از ڈاکٹر سید شفیق الرحمن صاحب

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب وسنت کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ محمدیہ

## ج1ص329

### محدث فتویٰ